يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن و سنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

ترجمہ و تحقیق
فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website: http://www.muwahideen.co.nr

Email: salafi.man@live.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں وضاحت کرتے ہیں:

”وَ أَمَّا مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْمُمَانِعَةِ وَ الْمُقَاتِلَهِ كَالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانَ وَالرَّاهِبِ وَالشَّيْخِ الْكَبِيْرِ وَ الْاَعْمٰى وَ الزَّمِنِ وَنَحْوِهِمْ فَلَا يُقْتَلُ عِنْدَ جُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ اِلَّا أَنْ يُّقَاتِلَ بِقَوْلِهٖ أَوْ فِعْلِهٖ۔[103]

”جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو مسلمانوں کے رکاوٹ بننے والے اور جنگ میں شرکت کرنے والے نہ ہوں ۔مثلاً: عورتیں ،بچے ،مذہبی پیشوا،(پادری اور پوپ وغیرہ)بوڑھے ،لاغر،معذور اور ان جیسے دیگر افراد کے متعلق اکثر وبیشتر علماء اسلام کا موقف یہی ہے کہ ان کو جنگ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ہاں !اگر وہ اپنے قول وفعل سے جنگ میں شریک ہوتے ہیں تو ان کو قتل کیا جائے گا۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

اسی طرح ایک اور مقام پر امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مزید وضاحت کرتے ہیں:

” وَلَا تُقْتَلُ نِسَاؤُهُمْ اِلَّا أَنْ يُّقَاتِلْنَ بِقَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ[104]

”کافروں کی خواتین کو قتل نہیں کیا جائے گا۔مگر یہ کہ وہ اپنے قول اور عمل سے یعنی زبان اور ہاتھ سے جنگ میں شریک ہوں۔اس بات پر تمام علماء اسلام کا اتفاق ہے۔“

صاحب السیف والقلم امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مزید تحریر فرماتے ہیں:

” وَالْمُحَارَبَةُ نَوْعَانِ: مُحَارَبَةٌ بِالْيَدِ ، وَ مُحَارَبَةٌ بِاللِّسَانِ ...... اِلٰى قَوْلِهٖ رَحِمَهُ اللهِ: وَ كَذٰلِكَ الْاِفْسَادُ قَدْ يَكُوْنُ بِالْيَدِ وَ قَدْ يَكُوْنَ بِاللِّسَانِ ، وَمَا يُفْسِدُهُ اللِّسَانُ مِنَ الْاَدْيَانِ أَضْعَافُ مَا تُفْسِدُهُ الْيَدُ۔ “[105]

ہوئے ہے۔تو درید بن صمہ نے کہا:یہ سیاہ پگڑی والا زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہ) ہے۔یہ شخص تمہارا کام تمام کردے گا اور تم کو اس جگہ سے نکال کر ہی دم لے گا۔جب سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اس شکست خوردہ گروہ کو اس پہاڑی ٹیلے پر دیکھا تو (اپنے ساتھیوں سے) کہنے لگے:یہ لوگ یہاں کیا کررہے ہیں؟پھر وہ ان کی طرف چل پڑے۔مسلمانوں کی ایک مختصر سی جماعت بھی ان کے ساتھ ہولی۔مقابلہ خوب ہوا۔مجاہدین کی مختصر جماعت نے مشرکین کے اس گروہ میں سے تین سو کافر جہنم واصل کیے۔درید بن صمہ،جو لڑنے کے قابل نہ تھا فقط اپنی قوم کے ساتھ آیا ہوا تھا۔سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس کا سر کاٹ ڈالا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر پیش خدمت کر دیا۔“ (حوالہ کے لیے دیکھیے فتح الباری :8/24،کتاب المغازی:باب غزوۃ اوطاس،حدیث:4223کی شرح)

103 مجموع الفتاوی:28/254

104 مجموع الفتاوی:28/414

"جنگ دو طرح کی ہوتی ہے :(۱)ہاتھ سے جنگ (۲)زبان سے جنگ .(امام ابن تیمیہ مزید فرماتے ہیں :) کبھی کبھار تو اس میں ہاتھ کا عمل دخل ہوتا ہے ۔(۲) کبھی کبھار اس میں زبان کا دخل ہوتا ہے ۔البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ جو فساد دینوں اور مذہبوں کی طرف سے زبان کے ساتھ پھیلایا جاسکتا ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو ہاتھ کے ساتھ پھیلانا ممکن ہے۔"

ہم نے مذکورۃ الصدر موضوع پر تمام علماء اسلام کے جو اقتباسات نقل کیے ہیں اور واضح کیا ہے کہ اس موقف پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ "جو شخص بھی اپنے قول سے یا اپنے عمل سے مسلمانوں کے خلاف برپا جنگ میں شریک ہو، اس کی سزا اسلام کی رو سے قتل ہے۔" سابقہ گفتگو سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنگ صرف اور صرف ہاتھ اور عمل سے ہی نہیں لڑی جاتی بلکہ جنگ زبان اور قول سے بھی لڑی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص مسلمانوں کے خلاف ہونے والی جنگ میں کافروں کو مدد فراہم کرے گا یا ان کا تعاون کرے گا، اس مدد اور تعاون کرنے والے شخص کا بھی وہی معاملہ ہو گا جو اس جنگ کرنے والے گروہ کا ہو گا ۔وہ مدد اور تعاون چاہے کوئی اپنے ہاتھ سے کرے یا اپنی زبان سے کرے۔ دونوں قسم کے لوگوں میں کوئی فرق نہیں سمجھا جائے گا ۔بلکہ یہ بات تجربہ اور مشاہدہ میں آئی ہے کہ کبھی کبھی تو زبان کے تیر ایسے گہرے زخم لگاتے ہیں کہ کمان کے تیر بھی وہ زخم نہیں لگا سکتے بلکہ زبان کے ساتھ لڑی جانے والی جنگ دلوں کی مضبوطی اور استحکام میں زیادہ بڑا کردار ادا کرتی ہے اور دلوں کو قوت اور طاقت بخشتی ہے۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ غزوۂ احد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس بارے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے البدایہ والنہایہ میں غزوۂ احد کا تذکرہ کرتے ہوئے ہند بنت عتبہ کا جو قولی کردار پیش کیا ہے وہ ایک بہت بڑی مثال ہے جنگ احد میں جب مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے ٹکرائے تھے۔ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے بالکل قریب آ گئیں تھیں۔ عین اس نازک گھڑی میں ہند بنت عتبہ (جو اس وقت حالتِ کفر پر تھیں) دیگر خواتین کے جھرمٹ میں کھڑی ہوئیں۔ اپنے ہاتھوں میں دف (ہلکا پھلکا ساز بجانے کا ایک آلہ) پکڑا، مردوں کے پیچھے وہ دف بجاتیں ہوئیں انہیں جنگ پر برانگیختہ کرنے لگیں۔ اس وقت ہند نے جو اشعار پڑھے ان میں سے ایک شعر یہ بھی تھا۔

وَيْهًا بِنِيْ عَبْدِ الدَّارِ

105 الصارم المسلول:358

وَيْهَا حُمَاةَ الأَدبَارِ

(ترجمہ :)

دیکھو! بنی عبد الدّار
دیکھو! پشت کے پاسدار
خوب کرو شمشیر کا وار

شاہ سے بڑھ کر شاہ کے وفادار:

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ عورت بھی جنگجوؤں میں شامل ہو گی جب وہ اپنے قول سے یا فعل سے جنگجوؤں کا تعاون کرے گی۔ یا وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ پر ابھار رہی ہو۔ اسی طرح وہ بوڑھا جو اگر چہ اپنے اندر لڑنے کی سکت نہیں رکھتا تھا لیکن وہ اپنی رائے اور مشورہ سے جنگ میں تعاون پیش کرتا ہے وہ بھی قتل کر دیا جائے گا۔ اس بارے درید بن صِمّہ کا واقعہ مشہور و معروف دلیل ہے۔ اسی طرح جب پوپ، پادری، پنڈت، پروہت اور گرو قسم کے لوگ لڑنے والے لوگوں کے ساتھ میل جول قائم رکھے ہوئے ہوں۔ خواہ ان مذہبی پیشواؤں کا مید ان میں لڑنے والوں کو صرف زبانی کلامی (رائے اور مشورہ) تعاون ہی حاصل ہو تو ان کا حکم بھی عورتوں اور بوڑھوں کی طرح وہی ہو گا جو لڑنے والوں کا ہے۔

غور کیجیے! جب جنگ میں زبانی تعاون پیش کرنے والی عورتوں، بوڑھوں اور مذہبی پیشواؤں کا یہ معاملہ ہے۔ حالانکہ ان لوگوں کا تعلق ان اقسام سے ہے جن کو شریعت اسلامیہ نے قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ جی ہاں! جب ایسے لوگ بھی رائے اور مشورہ کے ساتھ جنگ میں تعاون کریں تو وہ قتل کر دیے جائیں گے۔ اس سے ہی جان لیجیے کہ ان لوگوں کے بارے میں شریعت اسلامیہ میں کیا حکم ہو گا جو بڑے بڑے طاغوتوں اور کافروں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کرتے ہیں، مسلمانوں کو قتل کرنے پر ابھارتے ہیں، مسلمانوں کے خلاف کتابیں تصنیف کرتے ہیں، لمبے مقالات احاطۂ تحریر میں لاتے ہیں، بڑی بڑی تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں اور بڑے بڑے عوامی اجتماع اور جلسے منعقد کرتے ہیں، ان کا معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوتا بلکہ جب بھی مسلمانوں کے خلاف دنیا کے بڑے طاغوتوں کا حملہ اور اٹیک ذرا سرد پڑتا ہے تو یہ "شاہ سے بڑھ کر شاہ کے وفادار" اس جلتی پر تیل چھڑک کر آگ کو مزید بھڑکا دیتے ہیں۔